سوال

(47) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور فرشتوں کا اسے پہنچانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ بے شک اللہ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جب میری اُمت میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص کے فلاں بیٹے نے اس وقت آپ پر درود بھیجا ہے۔

اس روایت کو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب السلسلۃ الصحیحۃ میں ذکر کیا ہے۔ (ج4ص43ح1530)

کیا یہ روایت صحیح ہے؟ (راحیل شاہ، برطانیہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی دو سندیں پیش کی ہیں:

1۔ "عن محمد بن عبداللہ بن صالح المروزي حدثنا بکر بن خداش عن فطر بن خلیفۃ عن ابی الطفیل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوعاً ای عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (بحوالہ الدیلمی 1/1/31 الصحیحۃ 4/44)

اس سند میں محمد بن عبداللہ بن صالح مجہول ہے، جس کے بارے میں البانی صاحب نے خود لکھا: "لم اعرفہ" میں نے اسے نہیں پہچانا۔ (الصحیحۃ ص44)

دوسرے یہ کہ محمد بن عبداللہ تک محدث دیلمی کی سند نامعلوم ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ سند ثابت نہیں ہے۔

2۔ "اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکاً أَعْطَاہُ أَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ کُلِّہَا، وَہُوَ قَائِمٌ عَلَی قَبْرِي، إِذَا مُتُّ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، فَلَیْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي یُصَلِّي عَلَیَّ صَلَاۃً إِلَّا أَسْمَاہُ بِاسْمِہِ، وَاسْمِ أَبِیہِ، قَالَ: یَا مُحَمَّدُ، صَلَّی عَلَیْکَ فُلَانٌ "

"اللہ نے ایک فرشتے کو مخلوقات کی سماعتیں عطا فرمائی ہیں جو میری وفات کے بعد میری قبر پر کھڑا ہوگا پھر جو کوئی مجھ پر ایک درود پڑھے گا تو وہ کہے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں کے فلاں بیٹے نے آپ پر درود پڑھا ہے۔ الخ"

(بحوالہ ابوالشیخ بن حیان والطبرانی وغیرہما عن القول البدیع للسخاوی ص 112، الصحیحۃ 4/44)

اس سند کا راوی نعیم بن ضمضم مجہول ہے، جسے ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی ثقہ نہیں کہا۔ دیکھئے لسان المیزان (6/169 طبع جدیدہ 7/213)

اس سند کا دوسرا راوی عمران بن الحمیری مجہول الحال ہے جسے سوائے ابن حبان کے کسی نے بھی ثقہ نہیں قرار دیا۔ دیکھئے لسان المیزان (4/345، دوسرا نسخہ 5/264)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے التاریخ الکبیر (6/416) میں یہ روایت ذکر کرکے "لایتَابَعُ عَلَی حَدِیثِهِ" کہہ کر اسکے ضعف کی طرف اشارہ کردیا ہے۔

مجہول راویوں کی ان دوسندوں کے بارے میں البانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے لکھا:

"فالحدیث بھذا الشاھد وغیرہ ممافی معناہ حسن ان شاء اللہ تعالیٰ"

پس اس شاہد وغیرہ سے یہ حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ حسن ہے۔ (الصحیحۃ 4/45)

عرض ہے کہ یہ روایت ان دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف ومردود ہی ہے اور مجہول راویوں کی روایتیں مردود ہوتی ہیں نہ کہ ضعیف + ضعیف کے خود ساختہ کلیے کے ذریعے سے انھیں حسن قرار دیا جائے۔۔۔!

دوسرے یہ کہ یہ ضعیف روایت اُس صحیح حدیث کے خلاف ہے جس میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِینَ یُبَلِّغُونِی مِن اُمَّتِی السَّلَامَ"

"بے شک اللہ کے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں، وہ مجھے اپنی اُمت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔"

(سنن النسائی 3/43 ح 1283 وھو حدیث صحیح، مسند احمد 1/387، 452 فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للامام اسماعیل القاضی: 21 وسندہ صحیح، وصححہ ابن حبان الاحسان 910 دوسرا نسخہ 914 والحاکم 2/431 ح 3576 ووافقہ الذہبی)

ایک اعتراض: اس کی سند میں سفیان ثوری مدلس ہیں۔

الجواب۔ امام اسماعیل بن اسحاق القاضی نے فرمایا:

"حدثنا مسدد قال: حدثنا یحیٰ عن سفیان: حدثنی عبداللہ بن السائب عن زاذان عن عبداللہ ھو ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِینَ یُبَلِّغُونِی مِن اُمَّتِی السَّلَامَ)"

(فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص 11 ح 21 وسندہ صحیح)

معلوم ہوا کہ امام سفیان ثوری نے سماع کی تصریح کردی ہے اور دوسرے یہ کہ سلیمان بن مہران الاعمش (ثقہ مدلس) نے اُن کی متابعت کر رکھی ہے۔

دوسرا اعتراض :اس کی سند میں زاذان راوی شیعہ ہے۔

جواب :زاذان ابو عمر کا شیعہ ہونا ثابت نہیں ہے بلکہ حافظ ابو نعیم الاصبہانی نے زاذان کو اہل سنت کے اولیاء میں شمار کیا ہے۔

(دیکھئے حلیۃ الاولیاء(4/199۔204)اور ماہنامہ الحدیث حضرو :14ص25جمہور محدثین نے انھیں ثقہ وصدوق قرار دیا ہے لہذا زاذان مذکور پر ہر قسم کی جرح مردود ہے ،تفصیل کےلیے دیکھئے میرا مضمون "الیاقوت والمرجان فی توثیق ابی عمر زاذان "والحمدللہ(3/نومبر2008ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ182

محدث فتویٰ